السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا انشورنس کروانا جائز ہے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شریعت اسلامی میں انشورنس کرانا ناجائز ہے کیونکہ اس میں حرام خوری کی متعدد صورتیں پائی جاتی ہیں چنانچہ بیمہ کمپنیوں کے ہاں یہ طے شدہ اصول ہے کہ جس چیز کا بیمہ ہوچکا ہے اگر وہ معینہ مدت سے پہلے مرجائے یا ہلاک ہوجائے توبیمہ کی پوری رقم اس کے ورثاء یا مالکوں کوادا کی جاتی ہے اور اگر وہ مقررہ مدت تک زندہ رہے تو کل جمع شدہ رقم مع سود اس کوادا کی جاتی ہے اور اگر کچھ قسطیں ادا کر کے باقی کی ادائیگی سے وہ قصداً انکار کردے یا مجبوراً وہ ادا نہ کرسکے تو پھر ادا شدہ رقم بحق کمپنی ضبط کرلی جاتی ہے سوال یہ ہے کہ پوری رقم کس معاملہ میں ادا کی جاتی ہے جب کہ اصل تعلق حوادث کی وجہ سے پہلے ہی منقطع ہوچکا ہے ظاہر ہے کہ کمپنی نے یہ پیسہ سود پر لگا رکھا ہوتا ہے جس کا ادنیٰ منافع اس کے ورثاء کو دیا جاتا ہے باقی وہ ذمہ داران خود ہضم کرجاتے ہیں اور اگر کہا جائے کہ بیمہ کرانے والا تو "مضارب" ہے یہ بھی غلط ہے کیونکہ "مضاربت" میں تو نسبت حصہ کا تعین ہوتا ہے اور طرفین نفع ونقصان میں برابر کے شریک رہتے ہیں جب کہ بیمہ کمپنیوں کے ہاں نسبت ادائیگی پہلے سے متعین ہوتی ہے اسی نام کا نام سود ہے اس طرح یہ بھی ممکن ہے بعد میں بیمہ کرانے والے کی رقم پہلے کوادا کی جائے ۔

سوال یہ ہے کہ پہلے کو یہ کس حق کے تحت دی گئی ہے اس کا نام قمار نہ رکھا جائے تو اور کیا ہے ؟ نیز کچھ قسطوں کی ادائیگی کے بعد باقی سے عاجز آجانا قصداً رقم جمع نہ کرانے کی صورت میں جمع شدہ رقم ضبط کرلینا کون سے شرعی ضابطہ میں جائز ہے ؟ یہ دوسرے کا مال باطل طریقہ سے کھانا نہیں ہے تو اور کیا ہے ؟

انہی قباحتوں کی بناء پر انشورنس کا کاروبار کرنا حرام ہے ۔ دراصل معاملہ ہذا یورپ کے مظالم سرمایہ داری کا طبعی تقاضا ہے دین اسلام میں اس کے جواز کا تصور بھی ناممکن اور محال ہے ۔

هذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص706

محدث فتویٰ